© rasailojaraid.com

سید محمد یونس بخاری

میرے بس میں تو کچھ نہیں ہے

(بیادسید عطاء المحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ)

کئی دنوں سے ہوا کی دستک تو سن رہا تھا
میرا تیقن کہ دھوپ نگری میں سبز موسم اتر رہا ہے
مری دعا باریاب ہوگی
محبتوں کی ہمیشگی کی
حیاتِ تازہ کی آرزو کی
نزار موسم میں برکھارُت کی
مجھے یقیں تھا کہ میرا دلبر
گلیم فقر و غنیٰ لپیٹے
جلال و عظمت کے راستوں پر نکل پڑے گا
کلامِ حق کی فصاحتوں سے عدوّ دیں کو بھسم کرے گا
وہ اپنے جذبِ نہاں کی شمشیر پر حشم سے
منافقت کا سرِ تکبر قلم کرے گا
مگر یہ معلوم اب ہوا ہے' ہوا نے دھوکہ دیا تھا مجھ کو
مری دعائیں تو مر چکی ہیں' گلاب فصلیں اجڑ چکی ہیں

محبتیں تو بچھڑ چکی ہیں
حیاتِ تازہ کی آرزوئیں بکھر چکی ہیں
اجل کے پیغامِ بر کو دیکھو
وہ میرے گھر کی اک اور عظمت اک اور رونق کو لے گیا ہے
مرا برادر نئے جہاں کو چلا گیا ہے
گواہی۔ لے کر' گواہی دے کر
کہ ''میرا ایمان سب سے اعلیٰ' عظیم تر ہے''
مرے مربیؔ' اے میرے محسنؔ' عطائے محسنؔ!
ترے کرم کی کہانیاں کس طرح سے لکھوں
میں تیری شب خیزیوں کی باتیں سناؤں کیسے
میں اپنا احوال کس سے چھیڑوں
بدن تو زندہ ہے روح لیکن فغاں بہ لب ہے
میں کیسے کہہ دوں وہ شخص رعنا یہاں نہیں ہے
کہ میرے بس میں تو کچھ نہیں ہے

۱۴؍ نومبر ۱۹۹۹ء ملتان

بر مزار حضرت سید عطاء المحسن بخاری علیہ الرحمتہ

© rasailojaraid.com